قرآنِ ناطق

مطلع

علیؑ قرآنِ ناطق ہیں لسانِ کبریا بھی ہیں

بند : ۸۴

شاعرِ اہلبیتؑ: ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکی

https://www.facebook.com/khakipoetry

علیؑ قرآنِ ناطق ہیں لسانِ کبریا بھی ہیں!
خدا کے بندہ ہیں اور بندگی کا مدعا بھی ہیں!
علیؑ نفسِ نبیؐ دستِ خدا معجز نما بھی ہیں!
بقولِ مصطفےٰ مولا علیؑ مشکلکشا بھی ہیں!

علیؑ کو نقطۂ پرکارِ عرفانِ خدا کہیئے
علیؑ کی ذات کو تنویرِ نورِ مصطفےٰؐ کہیئے

وہ نورِ اوّلِ یکتا وہ جلوہ حسنِ قدرت کا
حدودِ لامکاں میں پہلا پیکر شانِ وحدت کا
وہ پیکر جس کو حق نے تاج پہنایا نبوت کا
ادائے شکر پر بخشا اسے خلعت امامت کا

اُجالا نور کا پھیلا تو دو پیکر نظر آئے!!
یہ دو پیکر خدا کے نور کے مظہر نظر آئے!

پھر ان دو پیکرانِ نور میں کثرت نظر آئی!
نشانِ پنجتنؑ توحید کی عظمت نظر آئی!
اسی عظمت میں وہ اک نور کی آیت نظر آئی!
کہ جس میں نورِ تن تسبیح کی صورت نظر آئی!

یہ چودہ نور تھے پنہاں حجابِ لامکانی میں
اور علمِ عالمِ امکاں تھا ان کی پاسبانی میں

https://www.facebook.com/khakipoetry

بظاہر چودہ تھے لیکن بباطن ایک تھے یہ سب
کہ اس کثرت میں وحدت تھی اور اس وحدت میں نورِ رب
خدا نے خود بنایا تھا ار تربیت کا یہ مکتب
انہیں کے ذمے تھا کونین کی تخلیق کا منصب
اطاعت میں خدا کی یہ پسینے میں نہاتے تھے!
اور انکے اس پسینے سے فرشتے بنتے جاتے تھے!

یہی کرسی کے صانع ہیں یہی ہیں عرش کے بانی
قلم نے ان کے فیضِ علم سے پائی ہے جولانی
رقم کی ہے جبینِ لوح پر تقدیرِ امکانی
سبب ہیں عالمِ امکاں کا یہ افرادِ نورانی
جنہوں نے کُن کہا تھا وہ لبِ گویا انہیں کے تھے
ستارے بن کے جو چمکے نقوشِ پا انہیں کے تھے

یہ بندے ہیں خدا والے خدا کی ہر صفت ان کی
خدا کی معرفت ہے درحقیقت معرفت اُن کی
خدا کی حمد ہے مدح و ثنا و منقبت ان کی
خدا جانے کہ پھیلی ہے کہاں تک سلطنت انکی
ازل ان کے بروئے کار آنے کا اشارہ ہے
ابد اس کام کی تکمیل کا اک استعارہ ہے

ازل کے حُسن کی باتیں نظامِ نور کی باتیں
قیامِ عرش سے پہلے کے اک دستور کی باتیں
حجابوں کے فسانے منزلِ مستور کی باتیں
حدِ ادراک سے آگے بہت ہی دور کی باتیں
زباں عاجز نظر حیراں بیاں کیجے تو کیا کیجے
تجلّی در تجلّی ہے عیاں کیجے تو کیا کیجے

https://www.facebook.com/khakipoetry

وہ اول اور آخر میں خدا کے راز دانوں میں
فرشتے ان کی مدحت کر رہے ہیں آسمانوں میں
ہوا کرتے ہیں ان کے تذکرے معجز بیانوں میں
ہمارا نام بھی شامل ہے انکے مدح خوانوں میں

بڑا دربار ہے انکا بڑے اونچے نشان ان کے
کہاں سے لاؤں وہ نظمیں جو ہوں شایانِ شان انکے

جبینِ حضرت آدم میں ان کا جلوہ فرمانا
فرشتوں کا خدا کے حکم سے سجدہ میں جھک جانا
جو سرکش خود نگر نکلا خدا کا اس کو ٹھکرانا
پھر اس کو مدتِ معلوم تک مہلت کا مل جانا

خدا کی دی ہوئی مہلت کی مدت اب بھی جاری ہے
مگر یہ بات سمجھو کون ناجی کون ناری ہے

جب آدم اس زمیں پر آئے اور نوعِ بشر پھیلی
دنیا کی وادیوں میں بستی اہلِ نظر پھیلی!
جو مہلت لے کے آیا تھا پھر اسکی بوئے شر پھیلی
شجر ٹوٹے حجر ترشے خرابی کی ڈگر پھیلی

جہاں بھی کوئی خود سر لے کے طوفانِ بلا اٹھا
جبینِ انبیا میں نورِ اول جگمگا اٹھا!

جبینِ نوحؑ سے یہ نور ابراہیمؑ تک پہنچا
پھر ان کے بعد اسمٰعیلؑ پر تعظیم تک پہنچا!
پھر ان کی نسل میں ہر صاحبِ تکریم تک پہنچا
خدا کے حکم سے پھر منزلِ تقسیم تک پہنچا

جبینِ عبداللہ و عمران کی روشن نظر آئی
زمینِ مکہ ان انوار کا مسکن نظر آئی

https://www.facebook.com/khakipoetry

محمدؐ ابنِ عبداللہ درود ان پر سلام ان پر
ہوا تھا انبیا کے سلسلہ کا اختتام ان پر
فرشتے ہوتے تھے قربان آ آ کر مدام ان پر
مگر اس وقت تک اترا نہ خالق کا کلام ان پر
نہ جب تک کعبہ کی دیوار میں اک در ابھر آیا
اور اس دروازہ سے عمران کا نورِ نظر آیا!

علیؑ کی شکل میں تھی قوتِ بازوئے پیغمبرؐ!!
وہی اک نور تھا باطن میں ظاہر میں تھے دو پیکر
محمدؐ مصطفیٰ کی شکل میں تھی رحمتِ داور
خدا کی قدرتِ کامل کا مظہر بن گئے حیدرؑ
الم نشرح لک صدرک میں پنہاں جو اشارہ ہے
حقیقت میں وہ میلادِ علیؑ کا استعارہ ہے

بشر کی شکل میں جلوہ رہا ہے لازوال ان کا
زمانہ دیکھتا رہا ہے ہر لمحہ کمال ان کا
ازل سے تا ابد رہبر وجودِ بے مثال ان کا
خدا کی شانِ ربانی کا مظہر ہے جمال ان کا
علیؑ کو حق نے بخشا تھا جمالِ بے نظیر اپنا
خدا کے گھر سے پایا تھا محمدؐ نے وزیر اپنا

نبیؐ کو کائنات نور کا سلطان کہتے ہیں
علیؑ کی معرفت کو دین کا عرفان کہتے ہیں
نبیؐ کے نطق کے اعجاز کو قرآن کہتے ہیں
علیؑ کی پیروی کو اصل میں ایمان کہتے ہیں
نبیؐ نے نسلِ آدم کو ہلاکت سے بچایا ہے
علیؑ نے آدمی زندگی کا گُر سکھایا ہے

https://www.facebook.com/khakipoetry

https://www.facebook.com/khakipoetry

یہ نکتہ مل گیا ہے ہمکو رہ کر نکتہ دانوں میں
چراغاں انکی سیرت سے ہوا لاکھوں گھرانوں میں
انہیں کا نام افضل ہے زمینوں آسمانوں میں
ہم انکو یاد کرتے ہیں نمازوں میں اذانوں میں

زباں پر انکا نام آتے ہی دل سجدہ میں جاتا ہے
انہیں کا ذکر تو خاکی کو خالق سے ملاتا ہے

نصیری تو یہ کہتے ہیں کہ حیدرؑ کو خدا کہئے !!
مگر جو بات حق ہے وہ بقولِ مصطفےٰؐ کہئے !!
انہیں نورِ نبیؐ کہئے جمالِ کبریا کہئے !!
نبیؐ کے بعد ہر عالم کا ان کو پیشوا کہئے !!!

یہ نکتہ درحقیقت رازداروں نے بتایا ہے
اتر کر آسمانوں سے ستاروں نے بتایا ہے

علیؑ راہِ خدا کی مشکلیں آسان کرتے تھے
علیؑ اسلام کی تبلیغ کا سامان کرتے تھے
ہر اک اقدام میں قرآن کو عنوان کرتے تھے
علیؑ جو کام کرتے تھے عظیم الشان کرتے تھے

درِ مسجد پہ سائل جب صدا آ کر لگاتا تھا !!!
خدا سے مانگنے والا علیؑ سے لیکے جاتا تھا !!!

حیاتِ مرتضیٰ گلدستۂ آیاتِ قرآں ہے
علیؑ کے روپ میں توحید کی مشعل فروزاں ہے
جمالِ عدل ہے شانِ نبوت بھی نمایاں ہے
امامت تا قیامت دین و ایماں کی نگہباں ہے

جو پہلے تھا ولایت کا وہی انداز ہے ابتک
علیؑ کی پیروی میں دین کا اعزاز ہے ابتک

https://www.facebook.com/khakipoetry

علیؑ کا نام دنیا میں ہمیشہ جگمگائے گا!
زمانہ تا قیامت ان کے افسانے سنائیگا!
علیؑ کا جو بھی دشمن ہے ہمیشہ منہ کی کھائے گا!
علیؑ جیسا بشر دنیا میں آیا ہے نہ آئے گا!!
علیؑ کی مدح کا دفتر زمیں سے آسماں تک ہے
علیؑ کی دسترس کون و مکاں سے لامکاں تک ہے

جسے کعبہ کہا جاتا ہے وہ پہلے نہ تھا قبلہ
خدا کا گھر تو کہلایا مگر کب بن سکا قبلہ
ہزاروں سال تک بیت المقدس ہی رہا قبلہ
علیؑ پیدا ہوئے کعبہ میں پھر کعبہ بنا قبلہ
قیامت تک ہر اک سجدہ دلیل حق نمائی ہے
کہ جس کی سمت سر جھکتا ہے وہ گھر مرتضائی ہے

خدا کے گھر میں نور مرتضیٰؑ تو ہے منیر اب بھی
زیارت کرتے ہیں اس نور کی روشن ضمیر اب بھی
تصور ہی نہیں تصویر خود ہے بے نظیر اب بھی
جدار کعبہ میں باقی ہے پتھر کی لکیر اب بھی
وہ جلوہ بھی علیؑ کا تھا یہ جلوہ بھی علیؑ کا ہے
زمانہ کی زباں پر آج بھی نعرہ علیؑ کا ہے

علیؑ مولود کعبہ ہیں یہ کعبہ کا شرف سمجھو!
امامت کے گہر کا خانۂ حق کو صدف سمجھو!
خدا کے گھر کو راہ معرفت میں دل بکف سمجھو!
وہاں جو بتکدہ تھا اُسکو خاشاک و خذف سمجھو!
مکان بے مکیں ہی میں خس و خاشاک ہوتا ہے
جب اہل بیت آجاتے ہیں تب گھر پاک ہوتا ہے

https://www.facebook.com/khakipoetry

خدا نے انکی عظمت کے نشاں دنیا کو دکھلائے
یہ گھر انکا تھا قرآں نے قصیدے جن کے پڑھوائے
خدا ہی گھر کی جب دیکھی تو گھر والے چلے آئے
یہ گھر ان کا تھا جو آئے تو اہل البیت کہلائے

نبیؐ نے خود علیؑ کو اپنے کاندھے پر اٹھایا تھا
علیؑ نے کعبہ میں ہر نقشِ باطل کو مٹایا تھا

علیؑ کے جو آب و جد تھے وہ سب ایمان پرور تھے
حسب میں سب سے افضل تھے نسب میں سب سے برتر تھے
کرم کے آسماں تھے وہ سخاوت کے سمندر تھے
بنا تھا کعبہ بت خانہ مگر وہ حق کے رہبر تھے

وہ بت خانہ میں جاتے تھے ہُوَ اللہُ اَحَد کہہ کر
خدا کو سجدہ کرتے تھے وہ اَللہُ الصَّمَد کہہ کر

ابو طالب کو ہم اللہ کی برہان کہتے ہیں
ابو طالب کے گھر کو دین کا ایوان کہتے ہیں
وہیں حفظِ نبیؐ کا تھا سر و سامان کہتے ہیں
یہ انکے گھر کی باتیں ہیں جسے قرآن کہتے ہیں

ہراول بن گئے حفظِ دیں کی منزل میں وہ کام آئے
انہیں کی نسل میں اسلام کے بارہ امام آئے

علیؑ کی والدہ کا مرتبہ بھی سب سے اعلیٰ تھا !!!
انہیں مخدومہ نے پیغمبرِ آخر کا پالا تھا !!!
عرب کے حلقۂ نسواں میں ان کا بول بالا تھا !
اندھیرا جب تھا ہر گھر میں تو انکے گھر اجالا تھا

انہیں کا گھر تھا گہوارہ نبوت کا امامت کا
زبانِ مصطفےٰؐ پر تھا قصیدہ ان کی عظمت کا

علیؑ ان گودوں میں پل کر جہاں کے سامنے آئے
اور انکے آتے ہی قدرت کے جلوے سامنے آئے
کبھی دیوار میں در کے شگوفے سامنے آئے
کبھی گہوارہ میں اژدر کے ٹکڑے سامنے آئے
کھلی جب آنکھ تو پہلے جمالِ مصطفیٰؐ دیکھا!!!
علیؑ نے عینِ بُت خانہ میں بھی نورِ خدا دیکھا!

علیؑ کا بچپنا ویسا ہی تھا جیسا پیمبرؐ کا
وہی مکتب وہی کتبہ وہی انداز تیور کا
اسی انداز سے پہر دل تصوّر ربِّ اکبر کا
نبیؐ پہچانتے تھے کیا ہے مستقبل برادر کا
خُدا کا حکم بھی آیا کہ اب اعلان ہو جائے
زمانہ میں نمایاں مرتضیٰؑ کی شان ہو جائے

خدا کا حکم تھا پہلے عزیزوں کو بلا لیجے!
یہ دعوت خیر کی ہے اقربا سے ابتدا کیجے!
اب انکو حال و مستقبل کی ہر صورت دکھا دیجے!
نبوّت آشنا کیجے امامت آشنا کیجے!
یہ فرمانِ الٰہی تھا نبیؐ جس کو بجا لائے
علیؑ حکمِ نبیؐ سے سب عزیزوں کو بلا لائے

ضیافت دے کے سبکو پاس بلوایا پیمبرؐ نے
انہیں اسلام کا منشور سمجھایا پیمبرؐ نے
اسی میں ہے بقا سب کی یہ بتلایا پیمبرؐ نے
پھر اس کے بعد یہ اعلان فرمایا پیمبرؐ نے
یہ کارِ حق ہے اسمیں ہاتھ جو میرا بٹائے گا
وہی میرا وصی ہوگا خلافت میری پائے گا

https://www.facebook.com/khakipoetry

یہ تاریخی حقیقت ہے کہ سہ روزہ رہی دعوت
ہر اِک دن ایک ہی اعلان تھا اور ایک سی صورت
عزیز و اقربا سب چپ رہے حیدرؑ نے کی جرأت
بلند آواز سے بولے پیمبرؐ سے کہ یا حضرت
میں کمسن اور لاغر ہوں مگر نصرت کروں گا میں
جو خدمت آپ فرمائیں گے وہ خدمت کروں گا میں

پیمبرؐ نے کہا یہ تین دن اتمامِ حجت کے
مواقع تھے ہر اک کیواسطے تحصیلِ عظمت کے
مگر تنہا علیؑ ہی نے کئے ہیں وعدے نصرت کے
علیؑ کو مل گئے عہدے وصایت کے خلافت کے
یہی میرا وصی ہوگا صراطِ حق دکھائے گا !!!
علیؑ کا حکم جو مانے گا وہ جنت میں جائے گا !!!

اب اس کے بعد کا جو ماجرا ہے چھوڑیئے اسکو
نبیؐ کے حکم سے جو پھر گیا ہے چھوڑیئے اسکو
عدوِ حیدرؑ کا مردودِ خدا ہے چھوڑیئے اسکو
وہ کافر ہے جہنم کی غذا ہے چھوڑیئے اسکو
علیؑ کا تذکرہ کیجیے علیؑ کی داستاں سنئے
دیے نفسِ نبیؐ نے کیسے کیسے امتحاں سنئے

وہ شب جس کیلئے دشمن نے منصوبہ بنایا تھا !!
وہ شب جب ہر قبیلہ قتلِ پیغمبرؐ کو آیا تھا
پئے ہجرت خدا نے جب پیمبرؐ کو بلایا تھا
نبیؐ نے اپنے بستر پر علیؑ کو ہی لٹایا تھا
خدا بہتر سمجھتا ہے یہ کس کی آزمائش تھی
بظاہر تو نبیؐ کی جانشینی کی نمائش تھی

https://www.facebook.com/khakipoetry

رہی دولت سرائے مصطفیٰؐ دشمن کے نرغے میں
جسے سونا تھا وہ سوتا رہا دشمن کے نرغے میں
بوقتِ صبح یہ عقدہ کھلا دشمن کے نرغے میں
محمدؐ کی جگہ تھے مرتضیٰؑ دشمن کے نرغے میں
خدا کے حکم سے سوئے نبیؐ کے کام سے سوئے
علیؑ تیغوں کے سائے میں بڑے آرام سے سوئے

علیؑ کی زندگی تعمیلِ پیغمبرؐ کا نقشہ ہے
حدیثِ نور کی تفسیر ہے کوثر کا نقشہ ہے
کبھی شبِ زندہ داری ہے کبھی بستر کا نقشہ ہے
کلامِ پاک میں محفوظ ان کے گھر کا نقشہ ہے
کہیں تلوار کے قصے کہیں کردار کی باتیں
خدا کی آیتیں ہیں حیدرِ کرار کی باتیں

جہادِ بدر میں شیرِ خدا کی شان کیا کہنا!
علیؑ کی تیغ تھی یا فتح کا عنوان کیا کہنا!
ہوا تھا دشمنوں کی موت کا سامان کیا کہنا!
علیؑ کے قبضہ میں تھا جنگ کا میدان کیا کہنا!
خدا کے دین کو دشمن کے حملوں سے بچایا تھا
علم اسلام کا نفسِ محمدؐ نے اٹھایا تھا

محمدؐ نے انہیں دختر بتائیدِ خدا دی تھی
دوئی جو تھی بظاہر درمیاں بالکل اٹھا دی تھی
جہاں مشکل پڑی کوئی وہیں ان کو ندا دی تھی
نبیؐ نے انکی ہر تصویر دنیا کو دکھا دی تھی
نبیؐ کا حکم ہے کیجے علیؑ کی شان کی باتیں
یہی ہیں دین کی باتیں یہی ایمان کی باتیں

https://www.facebook.com/khakipoetry

https://www.facebook.com/khakipoetry

اُحد میں کیا ہوا اس جنگ کے اخبار کیا کہئے
عجب اصحابِ پیغمبرؐ کا تھا کردار کیا کہئے
نبیؐ پر تھی عُدو کی یورشِ ویلغار کیا کہئے
بچا کر جان بھاگے پھرتے تھے سب یار کیا کہئے
علیؑ تھے جو تنِ تنہا محمدؐ کو بچاتے تھے!
نبیؐ کے گرد پروانے کی صورت پھرتے جاتے تھے!

یہی وہ معرکہ تھا جس میں سب کی آزمائش تھی
وفا کا امتحاں تھا جاں نثاری کی نمائش تھی
یہ واضح ہو گیا کس کس کے دل میں کیسی خواہش تھی
علیؑ کی جاں نثاری لائقِ حمد و ستائش تھی!
زمیں سے آسماں تک ہر طرف چرچا علیؑ کا تھا
فرشتوں میں قصیدہ لا فتیٰ الا علی کا تھا

مسلماں غزوۂ احزاب میں کتنے پریشاں تھے
اگرچہ ہر طرف خندق تھی لیکن سب ہراساں تھے
عمرو بن عبدِ وُد کے خوف سے اصحاب لرزاں تھے
علیؑ ہی تھے جو اس غزوہ میں بھی سب سے نمایاں تھے
نبیؐ کے خیمۂ اقدس پہ نیزہ جس نے مارا تھا!!!
ذرا تاریخ سے پوچھو کہ اُس کو کس نے مارا تھا

بھرم اسلام کا قائم ہوا اک ضربِ حیدرؑ سے
عدو بھاگے علیؑ کے نعرۂ اللہ اکبر سے
علیؑ نے کُل ایماں کی سند پائی پیمبرؐ سے
علیؑ سے جلنے والے جل گئے اس دن کے منظر سے
کئی ایسے بھی تھے ظاہر میں جن کا بس نہ چلتا تھا
علَم لے کر نکلنے کے لئے دل بھی مچلتا تھا

نبیؐ آخر نبیؐ تھے حالِ دل بھی تھا عیاں سب کا
لیا خیبر میں انتالیس دن تک امتحاں سب کا
تمسخر فوجِ مرحب نے اڑایا بے گماں سب کا
گیا عزم و عمل میداں میں جب رائیگاں سب کا
ہوا اعلان کہ کل یہ علم اسکو عطا ہوگا
جو اپنی عظمتِ کردار سے خیبر کشا ہوگا!

ہر اک یہ سوچتا تھا مجھ پہ ہوگی رحمتِ داور
خبر تھی آنکھوں کے آشوب سے معذور ہیں حیدرؑ
مدینہ میں علیؑ کو چھوڑ کر آئے تھے پیغمبرؐ
ہر اک یہ سوچتا تھا میں بنوں گا فاتحِ خیبر
نبیؐ مجھ کو علم دیں گے خدا کا آسرا ہوگا!
یقیناً فتح کا سہرا مرے سر پہ بندھا ہوگا!

کسی کو تھی گذشتہ اپنی ناکامی کی جھلاہٹ
کسی کو چین آتا تھا نہ اس کروٹ نہ اُس کروٹ
کسی کی آنکھ کھل جاتی تھی سن کر ہلکی سی آہٹ
سحر ہوتے ہی بھاگا سوئے پیغمبرؐ ہر اک جھٹ پٹ
نبیؐ کے خیمہ میں اک مطلعِ انوار کو دیکھا
حضورِ مصطفےٰ میں حیدرِ کرار کو دیکھا

علم لیکر بڑھے حیدرؑ ہوئی ترتیب لشکر کی
علیؑ نے ایک ہی حملے میں خیبر کی مہم سر کی
اکھاڑا بابِ خیبر کاٹ ڈالی فوجِ عنتر کی
اڑی مرحب کی رنگت دیکھ کر یہ شان حیدرؑ کی
وہی مرحب جو حرب و ضرب میں اک صاحبِ فن تھا
زرہ بکتر میں وہ سر تا قدم آہن ہی آہن تھا

https://www.facebook.com/khakipoetry

پلٹ کر بھاگنا چاہا مگر غیرت نے پلٹایا!!
لئے گرز گراں اپنا علیؑ کے سامنے آیا!
علیؑ کی تیغ نے آئینۂ انجام دکھلایا
کچھ اس انداز سے کاٹا زمیں کا قلب تھرّایا
اگر روح الامیں آکر نہ شہپر کو بچھا دیتے
وہ تیور تھے کہ گاوِ ارض کے ٹکڑے اڑا دیتے

علیؑ اللہ کی قدرت کے اس دنیا میں مظہر ہیں
علیؑ معجز نما دستِ خدا نفسِ پیمبرؐ ہیں
مدینہ علم کا ذاتِ پیمبرؐ ہے علیؑ در ہیں
علیؑ افضل ہیں اعلیٰ ہیں علیؑ ہادی ہیں رہبر ہیں
نبیؐ نے جو دکھایا تھا وہ منظر دیکھتے چلیئے!!
علیؑ کی شان کا جلوہ مکرّر دیکھتے چلیئے!!

غدیرِ خم کے میداں میں وہ پالانوں کا اک منبر
اور اس منبر پہ جلوہ فرما دو عالم کا پیغمبرؐ
ابھی تک حجِ آخر کا وہی احرام زیبِ بر
زباں پر آیۂ بلّغ ذرا بدلے ہوئے تیور!
خدا کے حکم سے اک آخری اعلان ہوتا ہے
مکمّل دین ہوتا ہے، قوی ایمان ہوتا ہے

محمدؐ جس کے مولا ہیں علیؑ بھی اس کے مولا ہیں
مبارکباد کا غل ہے عجب ہنگامے برپا ہیں
مبارکباد کہنے میں کئی اصحاب یکتا ہیں
نبیؐ پہچانتے ہیں جانتے ہیں کون ہیں کیا ہیں
کسی کے لب پہ بخٍ بخٍ ہے کسی کے دل میں کینہ ہے
کئی پیشانیوں پر نامرادی کا پسینہ ہے

https://www.facebook.com/khakipoetry

مدینے پہنچے پیغمبرؐ نیا منظر ابھر آیا
وہ منظر جس میں خورشید نبوت خود بھی گہنایا
نبیؐ نے مانگا قرطاس و قلم لیکن کہاں پایا
جو لکھنا چاہتے تھے اہل دنیا نے نہ لکھوایا!
کسی نے کہہ دیا ہم کو کتاب اللہ کافی ہے
اب اس کے بعد ہر تحریر جو بھی ہو اضافی ہے

یہ سننا تھا کہ چہرے پر پیمبرؐ کے عرق آیا
"یہاں سے دور ہو جاؤ" یہ ان لوگوں سے فرمایا
ہٹایا غیر کو لیکن علیؑ کو پاس بلوایا
اور ان کو چپکے چپکے جو بھی سمجھانا تھا سمجھایا
نبیؐ کی رخصت آخر میں بھی اک راز مضمر تھا!!
علیؑ کے سینے پر پیغمبرؐ اسلام کا سر تھا

وفات مصطفےٰ سے پہلے ہی امت نے سازش کی
پیمبرؐ کی وصیت کو مٹا دینے میں کاوش کی
دلوں میں جو چھپا رکھا تھا اب اس کی نمائش کی
نبیؐ کی جانشینی کے لئے یاروں نے خواہش کی
علیؑ جب اس طرف مصروف تھے دفن پیمبرؐ میں
ادھر کچھ مقتدر حضرات تھے دنیا کے چکر میں

ادھر مہر مبیں ڈوبا ادھر تاریکیاں چھائیں
اندھیرے جن سے برسے ایسی ایسی بدلیاں چھائیں
گھٹائیں بجلیاں بن کر علیؑ کے گھر پہ منڈلائیں
نبیؐ کی لاڈلی بیٹی نے ایذائیں بہت پائیں
نبیؐ کے بعد کچھ اتنی پریشاں حال تھیں زہراؑ
نبیؐ کی پہلی سہ ماہی ہوئی تو مر گئیں زہراؑ!!

https://www.facebook.com/khakipoetry

https://www.facebook.com/khakipoetry

نہ اُمت کو تعلق تھا نہ اُمت رونے آئی تھی
علیؑ نے یہ بھی میت کسمپرسی میں اٹھائی تھی
یہ تنہائی علیؑ کی پردۂ شب نے چھپائی تھی
سپردِ خاک ہونے کو پیمبرؐ کی کمائی تھی
کبھی بن ماں کے بچوں کو دلاسا دیتے تھے حیدرؑ
کبھی قبرِ نبیؐ پہ جا کے پرسا دیتے تھے حیدرؑ

زمانہ والے جھوٹی داستاں کہتے رہے پیہم
علیؑ کا صبر دیکھو غم یہ غم سہتے رہے پیہم
دلِ حساس بھی تھا اشک بھی بہتے رہے پیہم
علیؑ حسبِ تمنائے نبیؐ رہتے رہے پیہم
طلبگارانِ دنیا دین میں ترمیم کرتے تھے
علی المرتضیٰؑ احکامِ حق تعلیم کرتے تھے

وراثت چھیننے والوں نے چھینی چپ رہے حیدرؑ
ہوئی آغاز بدعت آفرینی چپ رہے حیدرؑ
مقدر ہو گئی گوشہ نشینی چپ رہے حیدرؑ
رہی جب تک بقائے دیں یقینی چپ رہے حیدرؑ
مسائل جب اُلجھتے تھے انہیں کے پاس آتے تھے
علی اپنے عدو کو بھی ہلاکت سے بچاتے تھے

جنابِ فاطمہؑ کے بعد جو گھر کا بسانا تھا
نبیؐ کی طرح احکامِ الٰہی کا سکھانا تھا
علیؑ کے ذمہ اُمت کا مقدر بھی بنانا تھا
جہادِ کربلا کیواسطے کنبہ بڑھانا تھا
مشقت کر کے سب کو سختیاں سہنا سکھاتے تھے
علیؑ بچوں کو افسانے شہادت کے سناتے تھے

وہ دن اُمّت نے جب کرسی پیمبرؐ نے سنبھالی تھی
علیؑ مجبور کب تھے اُنکی جرأت بھی مثالی تھی
علیؑ کی تیغ پر جوہر بھی سب کی دیکھی بھالی تھی
علیؑ نے خود رواداری کی اِک صورت نکالی تھی
انہیں جمہور میں تقسیم کرنا تھا خزانوں کو
سکھانا تھا شریعت کا سلیقہ حکمرانوں کو

وہ دن جب تیسری جمہوریت کا اختتام آیا
حکومت کی خرابی سے بڑا مشکل مقام آیا
جو عامل بن کے بیٹھا وہ فقط اپنوں کے کام آیا
علیؑ کے پاس اس عالم میں انبوہِ عوام آیا !!!!
مرض کے تیسرے درجے میں جب بیمار آئے تھے
پریشاں ہو کے سوئے حیدرِ کرار آئے تھے

علیؑ نے جس قدر ممکن ہوا اصلاحِ ملت کی
سنبھالا سرکشوں کو ڈور سلجھائی حکومت کی
جہاں پر جو بھی عامل تھا اسے حق کی ہدایت کی
نہ بدلے وہ جنہیں لت پڑ گئی تھی بادشاہت کی
یہی وہ لوگ تھے جو نت نئے فتنے جگاتے تھے
منافق تھے یہی اسلام کی بنیاد ڈھاتے تھے!

دیارِ شام میں اس فتنہ سامانی کا مرکز تھا !!
مسلمانانِ عالم کی پریشانی کا مرکز تھا !!
یہ فرعونی تمنائے جہاں بانی کا مرکز تھا !!
یہ مرکز ظلم کے دریا کی طغیانی کا مرکز تھا !
حدیثیں ڈھلتی تھیں آیاتِ قرآنی بدلتی تھیں
چٹانیں دینداری کی یہاں آکر پگھلتی تھیں

https://www.facebook.com/khakipoetry

https://www.facebook.com/khakipoetry

امیرِ شام نے اسلام کو دو لخت کر ڈالا
اور اک حصّہ کو اپنی منفعت کے سانچہ میں ڈھالا
یہ حصّہ اُس سے ٹکرایا کہ جو تھا حق کا رکھوالا
مگر جو حق پہ چلتے تھے انہیں کا بول تھا بالا!
یہی رنگِ جمل تھا اور یہی صفّین کی صورت
علیؑ پہچانتے تھے دشمنانِ دین کی صورت

علیؑ کوفہ میں تھے مصروف تبلیغِ شریعت میں
امیرِ شام تھا مشغول دُنیا کی سیاست میں
علیؑ کے روز و شب کٹتے تھے خالق کی عبادت میں
امیرِ شام رہتا تھا غلط کاروں کی صحبت میں
علیؑ کے ہونٹوں پر اللہ کا پیغام رہتا تھا!
علیؑ کے قتل کے درپئے امیرِ شام رہتا تھا!

سرِ میداں علیؑ کا سامنا کرنا تو مشکل تھا!
مگر سازش تراشی میں امیرِ شام کامل تھا!
فریب و مکر سے جو کچھ بھی چاہا تھا وہ حاصل تھا
امیرِ شام چھپ کر وار کرنے کا بھی قائل تھا
کہیں سے ابنِ ملجم جیسا بدکردار لے آیا
جسے قطامہ کا لالچ بروئے کار لے آیا

مہینہ تھا خدا کا روزوں کی انیسویں شب تھی
امامِ وقت پر روشن تھی جو بھی مرضیٔ رب تھی
سفر عقبیٰ کا تھا درپیش لیکن بے کلی کب تھی
سکونِ قلب تھا حاصل ہر اک شے حسبِ منصب تھی
وہی بیداری شب تھی نمازیں تھیں دعائیں تھیں
امامت کی جو ہوتی ہیں وہی دلکش ادائیں تھیں

https://www.facebook.com/khakipoetry

روایت ہے کہ گھر میں زینبِ صغریٰ کے تھے مولا
امامِ وقت نے آب و نمک سے روزہ کھولا تھا
بہت اصرار پر نانِ جویں کا لے لیا ٹکڑا
بجز اس کے نہ کچھ کھایا نہ کچھ وقتِ سحر چکھا!
سحر سے پہلے مسجد میں امام روزہ دار آئے
بلایا تھا خدا نے اس لئے بے اختیار آئے

روایت یہ بھی ہے بیٹی کو سینہ سے لگایا تھا !!!!
بطوں نے کھینچا تھا دامن تو الفت سے چھڑایا تھا
درِ خانہ کی زنجیروں نے بھی نوحہ سنایا تھا
چلے تھے گھر سے جب مولا تو اُن کا دل بھر آیا تھا
پہنچ کر صحنِ مسجد میں اذاں دی تھی عقیدت سے
جو خوابیدہ تھے ان سب کو جگایا تھا محبت سے

کوئی گھر کی طرف دوڑا کوئی کھا کر سحر نکلا!
وضو کرنے لگا کوئی، کوئی بیرونِ در نکلا!
کسی دل سے دعا نکلی کسی دل سے شر نکلا!
ستوں کی آڑ سے قاتل علیؑ کی پشت پر نکلا!
تھے سجدے میں جو سر پر زخمِ تیغِ زہر کش آیا
کہا فُزتُ بربِّ الکعبہ اور مولا کو غش آیا

نمازی آ چکے تھے اور اولادِ علیؑ بھی تھی
امامت فرض کی بڑھ کر حسنؑ ابنِ علیؑ نے کی
فریضہ یہ ادا کر کے جو صورت باپ کی دیکھی!
حسنؑ گھبرا گئے جلدی سے سر پر باندھ دی پٹی
کہوں کس طرح سبطِ مصطفیٰؐ کو کیا نظر آیا
مصلے پر علیؑ کے خون کا دریا نظر آیا

روایت ہے کہ گھر میں زینبِ صغریٰ کے تھے مولا
امامِ وقت نے آب و نمک سے روزہ کھولا تھا
بہت اصرار پر نانِ جویں کا لے لیا ٹکڑا
بجز اس کے نہ کچھ کھایا نہ کچھ وقتِ سحر چکھا!

سحر سے پہلے مسجد میں امام روزہ دار آئے
بلایا تھا خدا نے اس لئے بے اختیار آئے

روایت یہ بھی ہے بیٹی کو سینہ سے لگایا تھا !!!!
بطوں نے کھینچا تھا دامن تو الفت سے چھڑایا تھا
درِ خانہ کی زنجیروں نے بھی نوحہ سنایا تھا
چلے تھے گھر سے جب مولا تو اُن کا دل بھر آیا تھا

پہنچ کر صحنِ مسجد میں اذاں دی تھی عقیدت سے
جو خوابیدہ تھے ان سب کو جگایا تھا محبت سے

کوئی گھر کی طرف دوڑا کوئی کھا کر سحر نکلا!
وضو کرنے لگا کوئی، کوئی بے درد بن کر نکلا!
کسی دل سے دعا نکلی کسی دل سے شرر نکلا!
ستوں کی آڑ سے قاتل علیؑ کی پشت پر نکلا!

تھے سجدے میں جو سر پر زخم تیغِ زہر کش آیا
کہا فُزتُ بِربِّ الکعبہ اور مولا کو غش آیا

نمازی آ چکے تھے اور اولادِ علیؑ بھی تھی
امامت فرض کی بڑھ کر حسنؑ ابنِ علیؑ نے کی
فریضہ یہ ادا کر کے جو صورت باپ کی دیکھی!
حسنؑ گھبرا گئے جلدی سے سر پر باندھ دی پٹی

کہوں کس طرح سبطِ مصطفےٰ کو کیا نظر آیا
مصلّے پر علیؑ کے خون کا دریا نظر آیا

https://www.facebook.com/khakipoetry

گئے ہونگے جو گھر میں خون میں ڈوبے ہوئے مولا
خدا ہی جانے کہ کیا حال گھر بھر کا ہوا ہوگا !!!
کہاں لفظوں میں یہ طاقت کہ نقشہ کھینچ دیں غم کا
ہر اک بی بی کو غش آیا ہر اک بیٹی کا دل ڈوبا
کوئی قدموں سے منہ مَل مَل کے سر کو پیٹتی ہوگی
کسی کی سینہ پر سر رکھ کے ہچکی بندھ گئی ہوگی

بہت تکلیف تھی بیشک بہت بے چین تھے مولا!
نمازیں بھی اشاروں سے ادا کرتے رہے مولا
نقاہت اسقدر تھی غش پہ غش کھاتے گئے مولا
ہوئی روزوں کی جب اکیسویں شب، جاگ اُٹھے مولا
بڑی حسرت سے ہر اِک چہرۂ تقدیر کو دیکھا!
کبھی شبرؑ کو دیکھا اور کبھی شبیرؑ کو دیکھا

بھرا گھر تھا علیؑ کے بیٹے بھی تھے بیٹیاں بھی تھیں
سَروں پر چادریں ڈالے ہوئے سب بیبیاں بھی تھیں
درِ خانہ کے باہر دوستوں کی ٹولیاں بھی تھیں!
جواں مَردانِ کوفہ کی عقیدت کوشیاں بھی تھیں!
مگر جو آنے والے صدمے تھے وہ خوں رُلاتے تھے
وصیّت سب کو کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے

کبھی چشمِ تصوّر میں ابھر آتا تھا وہ منظر
امیرِ شام کی سازش سے جب بسمل ہوئے شبّرؑ
نبیؐ زادہ تڑپتا تھا نبیؐ کے شہر کے اندر
جنازہ جب اٹھا تھا تیر بھی برسے تھے میّت پر
نبیؐ کے روضے تک جا کر یہ میّت لوٹ آئی تھی!
جہاں مدفون تھیں زہراؑ وہاں تربت بنائی تھی!

https://www.facebook.com/khakipoetry

یہ حالت دیکھ کر آنکھوں نے کی جب اشک افشانی
علیؑ کی چشمِ گریاں نے دکھایا منظرِ ثانی
زمینِ کربلا پر اک طرف بہتا ہوا پانی
اور اک جانب پیاسی عترتِ محبوبِ ربانی
کہیں کچھ خاک پر روندے ہوئے لاشے نظر آئے
سنانوں پر کہیں کچھ خوں بھرے چہرے نظر آئے

اندھیرا چھا گیا آنکھوں میں پھر ابھرے اندھیرے سے
کہیں جلتے ہوئے خیمے کہیں سہمے ہوئے بچے
کہیں کچھ بے ردا اہلِ حرم بالوں سے منہ ڈھانپے
اور اک بیمار کی آنکھوں میں مستقبل کے کچھ رستے
تڑپ کر پھر جدھر ناپنے یہ فاصلہ نکلا!
زمینِ کربلا سے قیدیوں کا قافلہ نکلا!

علیؑ جس کوفہ میں چالیس ہجری میں ہوئے زخمی
سنہ اسّٹھ میں وہیں اس قافلہ کی پہلی منزل تھی
جہاں مولا نے قاتل کے رسن کی خود گرہ کھولی!
رسن بستہ وہیں لائے گئے تھے بے خطا قیدی
تڑپ کر مرتضیٰؑ نے جب ہر اک مظلوم کو دیکھا!
کبھی زینبؑ کو دیکھا اور کبھی کلثومؑ کو دیکھا!

یہ منظر دیکھ کر خاکی میرے مولا بہت تڑپے!
تڑپنے سے جو ٹانکے زخمِ سر کے تھے وہ کھل اٹھے!
لہو کا ایک فوّارہ چلا پھر فرقِ حیدرؑ سے!
پھری پتلی ڈھلا منکا، نفس کے کٹ گئے رشتے!
لہو سے اپنے کوفہ کی زمیں کو دھو گئے حیدرؑ
زمیں ہلنے لگی دنیا سے رخصت ہو گئے حیدرؑ

https://www.facebook.com/khakipoetry

مرثیہ امام علیؑ (جدید مرثیے)

الٰہی واسطہ تجھکو علیؑ کی اِس شہادت کا
تحفظ کر علیؑ کو یاد رکھنے والی مِلّت کا
ظہور اب جلد تر ہو جائے یارب تیری حجّت کا
زیارت انکو ہو ارمان ہے جن کو زیارت کا

علیؑ کے صدقے میں رتبہ علیؑ والوں کا بالا ہو!!
علیؑ والوں کے دم سے ساری دنیا میں اجالا ہو!!

۱۵/۸/۱۹۷۹ء

شاعرِ اہلبیتؑ: ڈاکٹر آغا مسعود رضا خاکیؔ

---

https://www.facebook.com/khakipoetry